جناب سلمان نسیم ندوی

انجیل مرقس میں تحریف کی ایک مثال

برگزیدہ نبی حضرت عیسی مسیحؑ کی کردار کشی

مسیحیت کے مآخذ میں انجیل مرقس کو اہم مقام حاصل ہے' اس کا کاتب یوحنا (لقب: مرقس) یکے از پیروان یسوع مسیح ہیں یا حواریوں کے سردار پطرس جیسا کہ ابن بطریق کی رائے ہے؟ اس میں محققین کے درمیان اختلاف ہے' اس وقت اختلاف سے قطع نظر انجیل مرقس کی ایک کہانی کی اصلیت اور حقیقت پر نظر ڈالنا مقصود ہے جو انجیل مرقس میں بار بار دہرائی گئی ہے۔

<u>کہانی کا خلاصہ یہ ہے:</u> ''حضرت عیسیٰؑ اپنے شاگردوں کے ہمراہ ایک گاؤں (بیت عنیا) پہونچے' اچانک ایک عورت جس کا بھائی مرگیا تھا یسوع مسیح کے سامنے آئی اور یہ پکارتے ہوئے سجدہ میں ریز ہوگئی: اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر! شاگردوں نے اس خاتون کو جھڑکا تو یسوع نے اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا' اور اس عورت کے ساتھ اس باغ میں گئے جہاں اسکے بھائی کی قبر تھی' اسی وقت قبر سے رونے کی ایک بلند آواز سنی گئی تو یسوع نے قبر پر سے چٹان کو ہٹا دیا اور وہاں اتر گئے جہاں وہ جوان تھا' پھر یسوع نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور نوجوان کو کھڑا کر دیا' نوجوان نے یسوع کو بغور دیکھا اور محبت میں گرفتار ہوا اور یسوع کے پاس رہنے کی ان سے گزارش کی' پھر وہ دونوں قبر سے باہر آئے' سب لوگ اس نوجوان کے گھر گئے' اس لئے کہ نوجوان مالدار تھا' انہوں نے وہاں چھ دن گزارے' اس عرصہ میں یسوع نے اس نوجوان کو ضروری تعلیمات دیں' اور شام کو نوجوان آیا اس حال میں کہ اس نے اپنے ننگے بدن پر ایک باریک کپڑا پہن رکھا تھا' جس کو کاہن پہنا کرتے تھے' یسوع اس رات اس کے ساتھ رہے تا کہ اس کو ملکوت الٰہی کے اسرار سکھائیں اور جب یسوع بیدار ہوئے تو نہر اردن کے دوسری طرف روانہ ہو گئے......''

یہ ہے اس کہانی کا خلاصہ جو انجیل مرقس کے مختلف حصوں میں حذف واضافہ کیساتھ وارد ہوئی ہے' انجیل یوحنا (45-1:11) میں بھی اسی طرح کا ایک واقعہ متذکرہ بالا تفصیل کے ساتھ مذکور ہے' محققین کی رائے یہ ہے کہ دونوں واقعہ ایک ہی ہے' اس میں (العیاذ باللہ) یسوع کا اس نیم عریان نوجوان کیساتھ رات گزارنے کو خصوصیت سے جگہ دی گئی ہے۔ مرقس (52-51:14) میں سولی کے واقعہ میں مذکور ہے: ''سب نے ان (یسوع مسیح) کا ساتھ چھوڑ دیا

اور بھاگ گئے' البتہ ایک جوان جو ایک ازار پہنے نیم عریاں تھا ساتھ لگا رہا' نوجوانوں نے اس کو پکڑ لیا' تب اس نے ازار اتار پھینکا اور ننگا ہی بھاگ اٹھا''۔

مرقس (14:51-52) میں مکتوب ہے: ''جب جتسیمانی کے باغ میں پہرے داروں نے ان پر حملہ بولا تو وہ جوان عریانیت کی حالت میں بھاگ کھڑا ہوا......''

ان تمام جگہوں پر کردار ایک ہی ہے' اور اگر خط کشیدہ الفاظ پر غور کیا جائے تو یہ بات وضاحت کی محتاج نہیں رہ جائے گی کہ اس کہانی میں کردار کے جس پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ یسوع مسیح کا اس کمسن نوجوان کے ساتھ شب باشی اور محبت وانس ہے' جو اکثر نیم عریاں رہتا ہے' اس تصویر کشی کو اللہ کے برگزیدہ بندہ کی توہین اور غلط تصویر تسلیم کی جائے یا پھر اس کی تاویل کی جائے یا پھر (نعوذ باللہ) وہ تسلیم کر لیا جائے جو اہل ہوس نے اس تصویر کشی سے تسلیم کرانا چاہا ہے' جس کا تذکرہ آگے آئے گا۔

انجیل مرقس کے بعض نسخوں میں اس طرح کے صاف الفاظ وارد ہوئے ہیں ''عریاں شخص عریاں کے ساتھ'' اس طرح کے جملوں یا مذکورہ عریانیت کی تفسیر میں مفسرین نے دو رائے بیان کی ہیں:

۱۔ اگر اس عریانیت کا محرک اور سبب ایک عبادت اور مقدس عمل تھا تو پھر کلیسا نے اس انجیل مرقس میں جس کو نیقیہ کی کونسل نے تسلیم کیا ہے' اس سے اس واقعہ کو حذف کیوں کر دیا؟ اور یہی نہیں بلکہ قدس کے ایک بڑے پادری کلیمنٹ نے سرے سے اس کا انکار ہی کیوں کر دیا؟

۲۔ یسوع مسیحؑ اپنے تمام پیروؤں سے محبت کرتے تھے۔ پھر کیا بات ہے کہ جب جب یسوع اور اس نوجوان کا تذکرہ آتا ہے تو خصوصیت سے ''محبت'' کا تذکرہ آتا ہے اور عریانیت پہلی تفسیر کے مطابق اگر بپتسمہ کے لئے تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جہاں بھی نوجوان کا تذکرہ آتا ہے اسی کے ساتھ اس کی نیم عریانی کو بیان کیا جاتا جب کہ بپتسمہ کا عمل ہر وقت نہیں ہوا؟

<u>دوسری تفسیر:</u>

۲۔ دوسری رائے کے بانی مبانی مورٹن سمیت (1915-1991) ہے' اس شخص نے مرقس کی خفیہ انجیل کے بارے میں دو کتابیں بھی لکھی ہیں' وہ اس تصویر کشی کی یہ تفسیر کرتا ہے کہ (نعوذ باللہ) یسوع مسیح اس قوم کا عمل کیا کرتے تھے جس پر پتھر کی بارش ہوئی تھی (اس گستاخ شخص نے اس موقع پر کھلے لفظوں کو استعمال کیا ہے) دوسرے لفظوں میں وہ دریدہ دہن ان کی طرف ہم جنس پرستی کو منسوب کرتا ہے۔

حد یہ ہے کہ مذکورہ کہانی میں جہاں جہاں عریانیت کا تذکرہ آیا ہے' اس جگہ تبصرہ کرتے ہوئے پادری پیٹر میرنی لکھتا ہے

☆ ''انجیل یوحنا یونانی زبان میں لکھی گئی' اس انجیل کے مخاطب یونانی عوام تھے' قدیم یونانیوں کے نزدیک ہم جنس پرستی کوئی عیب یا شرم کی بات نہیں تھی' اس لئے دو شخصوں کے مابین محبت یا ٹیک لگانے کی تعبیر سے جنسی محبت مراد

لینا کوئی بعید بات نہیں......"

☆ "اس نوجوان کا ایک معمولی چادر اسطرح زیب تن کرنا کہ اسکا کھینچ لینا اور اسکو ننگا کر دینا ممکن ہو اس سے اسکے علاوہ اور کیا ثابت ہوسکتا ہے کہ یسوع اور کمسن نوجوانوں کے درمیان خاص نوعیت کے تعلقات تھے۔" (العیاذ باللہ)[1]

پہلی تفسیر قوی نہیں ہے اور دوسری رائے ایک عام شخص کی طرف منسوب کرنا شرم و عار کی بات ہے چہ جائے کہ ایک برگزیدہ ہستی' پیغمبر خدا کی طرف اس کا انتساب کیا جائے' پھر آخر اس کہنی کی حقیقت کیا ہے؟

تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کہانی کا وجود ہے لیکن اس شکل میں نہیں جس شکل میں پیش کی گئی ہے' دراصل انجیل مرقس میں تحریف نے اس کہانی کو "معاشقہ" یا "ہم جنس پرستی" کا رنگ دے دیا ہے' چنانچہ اس کا اعتراف خود قدس کے پادری کلیمنٹ نے برملا کیا ہے' اس اعتراف کا انکشاف خود مورٹن سمیث نے کیا ہے۔

"مورٹن سمیث" ایک بڑا عیسائی عالم ہے قدس کے جنوب مشرق میں واقع ماری سابا نامی چرچ کے مخصوص کتب خانہ کی فہرست سازی کا کام اس کے سپرد تھا' ساتویں صدی ہجری کے مصنف اجناتیس انطا کی کی ایک کتاب کا جائزہ لیتے وقت' کتاب کے آخری صفحات میں یونانی زبان میں اس کو ایک خط نظر آیا' خط کا آغاز ان الفاظ میں ہوا تھا:

"مقدس کلیمنٹ (مصنف کتاب "استروماتیس" کی طرف سے یہ خط تھیوڈر کے نام......"

یہ خط تھیوڈر نامی ایک شخص کو لکھا گیا ہے' خط کا لکھنے والا کلیمنٹ اسکندری (150-213) ہے' 203ء میں جب قیصر سپٹیموس سفیریس نے عیسائیوں پر مقدمہ چلایا تو یہ اسکندریہ سے بھاگ کر قدس میں پناہ گزیں ہوا اور قدس کا پادری بن گیا' اسی پادری کی حیثیت سے اس نے یہ خط بھیجا' اس خط میں پادری کلیمنٹ نے مرقس کی خفیہ انجیل کے بارے میں بہت سی معلومات مہیا کی ہے' انہوں نے اس خط میں اس انجیل کے دو مکمل اقتباس کو پیش کیا ہے۔ کلیمنٹ نے اشارہ کیا ہے کہ یہ مکمل انجیل اسکندریہ کے گرجا گھر میں موجود ہے' لیکن کلیسا نے اس کو دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے' ان کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ انجیل مرقس مسیحت کے ابتدائی زمانوں میں تین شکلوں میں موجود تھا۔

☆ مکمل نسخہ' یہ نسخہ علم لاہوتی کے متخصصین کے لئے مخصوص تھا' مرقس جب اسکندریہ وارد ہوئے تو انہوں نے اس نسخہ میں اضافہ بھی کیا تھا۔

☆ کاربوکراتسی' یہ نسخہ کاربوکراتس کی طرف منسوب ہے' اس نے اپنی ایک جماعت قائم کی تھی' اس نے انجیل مرقس کے اصل نسخوں میں تحریف کیا اور پھر یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہی اصل نسخے ہیں' ان نسخوں کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں جنسی اباحیت کی دعوت کھلم کھلا دی گئی ہے۔

☆ خط سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ تیسرا وہ مختصر و منقح نسخہ ہے جس کو نیقیہ کی کونسل نے تسلیم کیا اور اختلاف سے بچنے کیلئے مکمل یا محرف نسخوں سے اجتناب کیا گیا' ان تمام نسخوں کو ختم کر دیا گیا تھا' یہاں تک کہ بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں دو مصری کاشتکاروں نے زمین کی تہوں سے بہت سی انجیلوں کو نکالا جن کو حرام قرار دیا گیا تھا' جیسے انجیل مریم'

انجیل توماس وغیرہ۔

کلیمنٹ کا خط تھیوڈر کے نام: تھیوڈر نے کلیمنٹ کو ایک سوالنامہ بھیجا تھا' جس میں مذکورہ بالا جملوں یا اس عشقیہ کہانی کے بارے میں وضاحت چاہتی تھی' کلیمنٹ چونکہ اسکندریہ میں انجیل مرقس کا مکمل نسخہ دیکھ چکا تھا' اس لئے اس نے اس نسخہ کو اصل مان کر یہ جواب لکھا کہ یہ عشقیہ کہانی اصل انجیل مرقس میں موجود نہیں ہے یا کم از کم اس شکل میں نہیں ہے' یہ خط طویل ہے لیکن یہاں اس خط کے صرف ان حصوں کو نقل کیا جائے گا جن سے موضوع پر روشنی پڑتی ہے:

''کاربوکراٹ کی تعلیمات کو موت کی نیند سلا کر آپ نے ایک بڑا نیک کام انجام دیا ہے' اس لئے کہ یہ لوگ ان گمراہ ستاروں کی طرح ہیں جن کا اشارہ پیشین گوئی میں کیا گیا ہے' جو لوگ جسمانی لامتناہی جہنم کے گڑھے میں پڑنے کی وصیت کر کے صراط مستقیم سے گمراہ ہو گئے' جس وقت یہ لوگ اس بات کا دعویٰ کر رہے تھے کہ یہ شیطان کے خفیہ رازوں کو جانتے ہیں ان کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ اپنے آپ کو گمراہی کی تاریکی میں دھکیل رہے ہیں۔

یہ حضرات انجیل مرقس کے بارے میں جو بات مسلسل دہرا رہے ہیں' تو اس سلسلہ میں معلوم ہونا چاہیے کہ اس انجیل کے بعض حصے محرف ہیں اگرچہ بعض حصے حقائق پر مشتمل ہیں' لیکن کسی بھی حال میں یہ انجیل اپنی صحیح شکل میں پیش نہیں کی گئی' اس لئے کہ سچائی اور حق کو جب جھوٹ اور باطل میں گڈمڈ کر دیا جائے گا تو وہ محرف اور باطل ہی سمجھا جائے گا......اور اس میں حق کی حیثیت اس نمک کی طرح ہو جائے گی جس نے اپنا ذائقہ کھو دیا ہے۔

انجیل مرقس کا واقعہ یہ ہے کہ پطرس نے روما میں اپنے دوران قیام (GOD) کے اعمال و معمولات کو قلم بند کیا تھا لیکن وہ (GOD) کے تمام حالات اور معمولات نہیں تھے' خفیہ معمولات کا اس میں اشارہ بھی نہیں تھا' لیکن پطرس نے ان چیزوں کا انتخاب کیا تھا جن سے اس کے یقین کے مطابق نئے مؤمنین کے ایمان کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی' لیکن جب پطرس شہید ہوئے تو مرقس اسکندریہ پہونچا' مرقس نے اپنی تصنیف شدہ کتاب میں ان خواطر اور خیالات کو منتقل کر لیا' جس سے معرفت الٰہی کی طرف پیش رفت میں مدد مل سکتی تھی' اس طرح مرقس نے ایک ایسا انجیل کی تالیف کی جس میں روحانیت پر زور تھا تاکہ اس کمال کے طالبین اس سے فائدہ اٹھا سکیں' لیکن اس نے اس سلسلہ میں مختلف فیہ امور' اسی طرح رب کے پوشیدہ اعمال سے تعرض نہیں کیا...... جب اس کی موت قریب آئی تو اس نے اپنی تصنیفات اسکندریہ کے کلیسا کو دے دیا' جہاں پر اس کی مکمل حفاظت کی جاتی تھی' اور صرف انہیں کو پڑھنے کے لئے دی جاتی تھی جن کو عظیم اسرار کے حصول کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔

لیکن جیسا کہ معلوم ہے کہ شیطان کی شریر طبیعت بنی نوع انسانی کی ہلاکت کے منصوبے بناتی ہے' شیطان کی اسی طبیعت نے کاربوکراٹس کو اپنے دام فریب میں جکڑ لیا' چنانچہ کاربوکراٹس نے مکروفریب کے جال پھیلائے اور اسکندریہ کے گرجا گھر کے ایک پادری کو شیشہ میں اتار لیا اور اس طرح اس نے خفیہ انجیل کے ایک نسخہ کو حاصل کیا' اور پھر اس نے اپنے کافرانہ عقیدہ کے مطابق جس میں جسم کو مقدس درجہ حاصل ہے' اس انجیل کی تفسیر کی' اس کے علاوہ انجیل

کے مقدس کلمات کو خرافات اور جھوٹ سے بدلا اور اس طرح اس نے کاربوکراٹی تعلیم ایجاد کی۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے میدان کھلا نہ چھوڑا جائے اور اس انجیل کو ہرگز تسلیم نہ کیا جائے......''

<u>تحریف کا پس منظر:</u> رومی اور یونانی تہذیب میں ہم جنس پرستی عام بات رہی ہے' افلاطون اور ہومیروس نے اس کا کھل کر تذکرہ کیا ہے' واقعات نقل کئے ہیں' یہاں تک کہ یونانی تہذیب میں (العیاذ باللہ) خدا بھی اس سے محفوظ نہیں ہے' جس زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی اس وقت یروشلم رومیوں کے زیر اثر تھا' اور ہر مغلوب قوم کی طرح غالب قوم کی یہ ''مہذب مرض'' ان میں بھی عام تھا' حضرت عیسیٰ مسیحؑ کی تعلیمات نے اس کی مخالفت کی' غالی متبعین نے اس مخالفت کو پہلے ''بے رغبتی'' پھر ''رہبانیت'' میں داخل کر دیا' اب ہم جنس پرستی تو دور کی بات کلیسا کی تعلیمات میں جائز اور مشروع طریقوں کی بھی گنجائش نہیں تھی' فطری طور پر اس کا ردعمل اس طرح ہوا کہ خود کلیسائیں اور خانقاہیں بدکاری کے سب سے بڑے اڈے بن گئے' اور دوسرا ردعمل یہ ظاہر ہوا کہ مسیحی تعلیمات میں خود اہل ہوس مسیحی علماء ہم جنس پرستی کے جواز کے دلائل تلاش کرنے لگے۔ اس میں سب سے زیادہ کامیابی کاربوکراٹس کو ملی کہ اس نے خود یسوع مسیح کو (العیاذ باللہ) اس میں ملوث کر دیا' اور اس طرح اس نے اپنا ایک فرقہ بنایا جس کے نزدیک دو مردوں کے درمیان رشتہ ازدواج قائم ہوتا تھا' یہ فکر اتنی عام ہوئی کہ بڑے بڑے پادری برملا اس رشتہ میں بندھتے تھے' تیسری صدی عیسوی میں اس فکر اور فرقہ کو کافی عروج حاصل ہوا' سب سے پہلے اس فکر کی مخالفت پادری آگسٹن نے کی لیکن اس کی مخالفت کا پس منظر بھی دلچسپ ہے' وہ خود ایک دوسرے شخص سے جڑا ہوا تھا' لیکن اچانک وہ شخص دوسرا شہر منتقل ہو گیا اور وہاں اس نے اپنے لئے دوسرا انتخاب کر لیا' اس پر پادری آگسٹن جل اٹھا اور ردعمل میں وہ ہم جنس پرستی مخالفت کا ہیرو بن گیا' لیکن اس فکر کو ختم کرنے میں کلیسا کامیاب نہیں ہو سکا' اور یہ عمل آج بھی موجود ہے بلکہ بعض ملکوں میں قانونی شکل اختیار کر چکا ہے' ایک سروے کے مطابق صرف امریکا میں 16 سال سے لیکر 55 سال کی عمر کے لوگوں میں 10 فیصد ایسے ہیں جو کم از کم تین سال جنس پرستی میں گزار دیتے ہیں' 73 فیصد امریکی' زندگی میں کم از کم ایک بار اس گھناؤنے عمل کو ضرور انجام دیتے ہیں۔ 19 فیصد خواتین چالیس سال کی عمر تک اس کی مرتکب ہوتی ہیں۔ 3 فیصد زندگی بھر اس مرض میں گرفتار رہتی ہیں' اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس میں کوئی دینی حرج نہیں سمجھتے۔ اس لئے کہ انجیل مرقس کی مذکورہ تحریف اور اسی طرح کی دوسری محرف تعلیمات نے ان کو سند جواز فراہم کر دیا ہے۔[2]

حوالہ جات

(1) (http://kspark.kaist.ac.kr/jesus%20sexuality.html)

(2) (http://mcdialogue.net/articles.16.html)